

ایمان لائیں (۵/۱۱۱)؛“ (مفہوم القرآن ص ۲۸۰)

۴۔ ”..... اس خدا پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول پر، جو (قرآن ملتے سے پہلے

۲۹/۴۸) اتی تھا (۱۵۸)؛“ (مفہوم القرآن ص ۳۷۹)

۵۔ ”مومن انہیں کہتے ہیں جو اشرار اور اس کے رسول پر (علیٰ وجہ البصیرت)

ایمان لائیں۔ اس طرح کا ایمان، کہ اس کے بعد ان کے دل میں ذرا سا بھی

اضطراب اور شک باقی نہ رہے (۱۵۹)؛“ (مفہوم القرآن ص ۱۲۰۹)

حقیقت یہ ہے کہ ان آیات میں اشرار اور رسول کا جو مفہوم مسٹر پرڈین نے بیان

کیا ہے، بالکل وہی مفہوم ان آیات کا بھی ہے جن میں پرڈین نے ”مرکز ملت“ کی خود ساختہ

اصطلاح سے انوکھا اور اجنبی مفہوم پیدا کیا ہے!

جناب فضل روپڑی

دعاء

شعر و ادب

خالق ارض و سما و کار ساز

اے خدائے بگرد بر بندہ نواز

تیری حکمت کا کوئی سمجھا نہ راز

آدمی ہے مبتلائے حرص و آرز

ہے تو ہی مشکل کشا و کار ساز

ہے ترا محتاج انساں ہر گھڑی

اور تو مختار کل ہے بے نیاز

تو ہی سب کا ہے ترا کوئی نہیں

ورنہ کیا اپنی عبادت کیا نماز

ہو کرم تیرا تو بیٹا پار ہے،

سینہ روشن ہو میرا اور دل گداز

ہے دعاء میری یہی صبح و مسلہ

بخش دے مجھ کو نگاہِ عرش تاز

رفعت پرواز ہو تحنیل میں

یہ کرم مجھ پہ ہو میرے کار ساز

ہو عنایت دولت دنیا و دیں

یاد سے تیری ہوا میں سرفراز

تیری تسلیم و رضا ایمان مرا

مرے مولا تو رب العالمین ہے

کوئی شک و شبہ اس میں نہیں ہے

ترا در چھوڑ کر جاؤں کہاں میں

ٹھکانا اور کوئی بھی نہیں ہے!

فوج